سوال

میں نے ایک بیوہ عورت سے چھپ کر نکاح کیا ہے، کیونکہ اس کے پہلے خاوند سے دو بچے ہیں اور انکی پراپرٹی کا مسئلہ چل رہا ہے ۔ وہ عورت اس لیے چھپانا چاہتی ہے کہ اگر یہ بات کہیں عام ہوگئی تو اس سے بچوں کو پراپرٹی کا حق دلوانے کا قانونی حق چھین لیا جائے گا ۔ میں نے ایک مدرسے میں جا کر مولوی صاحب کو کہا کہ ہمارا فون کال پر نکاح پڑھا دو۔ اس نے اپنے دو شاگرد بلائے، ہم نے اسے کال کی تو مولوی صاحب نے محترمہ سے پوچھا کہ کیا آپ مجھے اپنا ولی بنائیں گی کہ میں آپ کا نکاح پڑھاؤں؟ محترمہ نے رضامندی ظاہر کی اور ہمارا ایجاب و قبول فون پر ہوگیا۔ کیا یہ نکاح صحیح ہوا ہے؟ اس موقع پر عورت کا والد یا بھائی موجود نہیں تھے ۔

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام نے نکاح میں کچھ ارکان اور شروط متعین کی ہیں جن کو پورا کرنا ضروری ہے ۔

نکاح کے تین ارکان ہیں :

1. خاوند اور بیوی کا ہونا کیوں کہ ان کے بغیر نکاح ممکن نہیں ہے، یہ بھی تاکید کرنا ضروری ہے کہ ان دونوں کا آپس میں نکاح ہو سکتا ہو وہ ایک دوسرے کے محرم نہ ہوں ۔

2. حصول ایجاب : ایجاب کے الفاظ عورت کے ولی یا پھر اس کے قائم مقام کی طرف سے اس طرح ادا ہوں کہ وہ خاوند کو کہے کہ میں تیری شادی فلاں لڑکی سے کرتا ہوں یا اس سے ملتے جلتے کوئی الفاظ کہے ۔

3. حصول قبول : قبولیت کے الفاظ خاوند یا اس کا قائم مقام ادا کرے گا، مثلا : وہ یہ کہے کہ میں نے قبول کیا یا اسی طرح کے کوئی الفاظ ۔

نکاح کی شروط درج ذیل ہیں :

1. خاوند اور بیوی کا تعین کرنا، یہ تعین نام، اشارے یا اس کی کوئی صفت بیان کر کے کیا جا سکتا ہے ۔

2. خاوند اور بیوی کی رضامندی

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

لاَ تُنْكَحُ الأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ، وَلاَ تُنْكَحُ البِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَكَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ : أَنْ تَسْكُتَ (صحيح البخاري، النكاح : 5136، صحيح مسلم، النكاح : 1419).

شوہر دیدہ عورت کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہیں کیا جا سکتا، کنواری عورت سے بھی نکاح کی اجازت لی جائے گی، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کہنے لگے : اے اللہ کے رسول! (کنواری) کی اجازت کس طرح ہوگی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اس کی خاموشی ہی اجازت ہے ۔

3. عورت کے لیے ولی کا ہونا بھی شرط ہے۔

سیدنا ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لانِکَاحَ اِلَابِوَلِیٍّ (سنن أبي داود، النكاح: 2085، سنن ترمذي، النكاح: 1101، سنن ابن ماجه، النكاح: 1881) **(صحیح).**

ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

دوسری حدیث میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَيُّما امرأةٍ نكحت بغيرِ إذنِ مَوَاليها فنِكَاحُها باطلٌ، فنِكَاحُها باطلٌ، فنِكَاحُها باطلٌ)). (سنن أبي داود، النكاح: 2083، سنن ترمذي، النكاح: 1102) **(صحیح).**

جس عورت نے بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔

4. اسی طرح نکاح کے وقت دو گواہوں کی موجودگی بھی شرط ہے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَانِکَاحَ اِلَّابِوَلِیٍّ، وَشَاہِدَيْ عَدلٍ (صحیح الجامع: 7557).

ولی اور دو گواہوں کی موجودگی کے بغیر نکاح صحیح نہیں ہوتا۔

نکاح کے وقت مذکورہ بالا تمام ارکان اور شروط کا پایا جانا ضروری ہے۔ اگر ان میں کوئی سے ایک رکن یا شرط نہ پائی جائے تو شرعی طور پر نکاح صحیح نہیں ہوتا۔

سوال میں مذکور صورت حال سے ظاہر ہورہا ہے کہ نکاح کے وقت ولی موجود نہیں تھا، اس لیے یہ نکاح صحیح نہیں ہے؛ کیونکہ نکاح کے صحیح ہونے کے لیے ولی کی اجازت اور رضامندی بنیادی شرط ہے۔

آپ دونوں خاوند اور بیوی پر لازم ہے کہ فوراً ایک دوسرے سے الگ ہوجائیں۔ ناجائز نکاح کی بنیاد پر جو آپ نے تعلقات قائم کیے ہے وہ بھی ناجائز اور حرام تھے، اس کی اللہ کے حضور معافی اور سچی توبہ کریں۔

اس ناجائز نکاح کے بعد جب عورت کا ولی رضامند ہوجائے، تو استبراء رحم کے بعد نیا نکاح کرنا ہوگا؛ کیونکہ پہلا نکاح شرعی شرائط کے مطابق نہیں تھا۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

شیخ عطاء الرحمن علوی